مقدمة

مقدمہ

مولانا اسلم جیراجپوری جامع الکمالات تھے۔ اردو عربی اور فارسی زبان وادب پر انہیں عبور حاصل تھا وہ بیک وقت محقق، مورّخ، نقاد، ادیب اور شاعر سبھی کچھ تھے۔ ان کا طائر خیال کبھی فلسفہ و تاریخ کے ریگزاروں پر پرواز کرتا تو کبھی تنقید و تحقیق کے کوہساروں پر اپنا سایہ ڈالتا، ان کی تصنیف حیات حافظ، حیاتِ جامی تنقیدی و تحقیقی اعتبار سے اردو و فارسی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مولانا اسلم جیراجپوری صرف سیرت عمرو بن عاص، تاریخِ نجد، تاریخ امت، تاریخ القرآن اور نکات القرآن کے مصنف اور ایک فطری شاعر ہی نہیں تھے بلکہ متعدد تحریکات کے روحِ رواں بھی تھے۔ علیگڑھ تحریک اور جامعہ ملیہ اسلامیہ تحریک میں ان کا کردار انتہائی نمایاں رہا ہے۔ دہلی کی علمی مجلس، تاریخ امت کی تصنیف و تالیف، ملک میں تعلیم نسواں کی تحریک، اسلامی علوم وفنون کی بے مثال نمائش اور دیگر صوبوں میں انہیں موضوعات پر کانفرنس، جلسے، جدید علوم اور قواعد سے متعلق نصاب کی تیاری اور درس و تدریس کے مسائل سے ہمارے مشرقی اداروں کو مولانا اسلم جیراجپوری کی شخصیت نے ہی باخبر کیا اور انہیں تحریکوں نے ان کے ذہن میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تخیل اور بہترین معلمین پیدا کرنے کے تصور کو جنم دیا اور اسی خیال نے اسلام، تاریخ اسلام، عربی اور فارسی اور سیرت پر گراں قدر تصانیف کو جنم دیا

اور یہ ہی میرے اس مقالے کا موضوع بھی ہے۔ یعنی اسلم جیر اجپوری کی علمی و ادبی خدمات۔ یہ مقالہ شش ابواب پر محیط ہے۔ جو اس طرح ہیں۔

باب اوّل : عہد و ماحول

اس باب میں مغلیہ حکومت کے زوال کے بعد کمپنی کی حکومت، برطانوی سامراج سے کشمکش، کانگریس، مسلم لیگ اور ہندوستان کی تحریکِ آزادی، ہندوستانی مسلمانوں کا ذہنی، علمی سماجی، سیاسی، مذہبی، معاشی پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ تحریک، دیوبند تحریک، علیگڑھ تحریک، ندوۃ تحریک کے اسباب اور کارناموں کے ساتھ ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ تحریک اور اس کے پس منظر پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

باب دوم : مولانا اسلم جیر جپوری کے احوال و آثار

اس باب میں مولانا اسلم جیر اجپوری کی پیدائش ان کے ابتدائی حالات، طالبعلمی کا دوران کے اساتذہ اور والد کے ان پر اثرات، علیگڑھ سے ان کی وابستگی، علیگڑھ کے ماحول کا ان پر اثر، تاریخ امت کا آغاز، علیگڑھ سے علحٰدگی، جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ان کی وابستگی اور ان کے علمی و ادبی مقالات پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

باب سوم : مولانا اسلم جیر اجپوری بحیثت مورّخ

اس باب میں تاریخ کی ابتداء و ارتقاء، مختلف ادوار میں تاریخ اور تاریخ نگاری،

اس کی ابتداء ورفتہ رفتہ ترقی، اس عہد کی کتابیں، عہد مغلیہ میں تاریخ اور فنِّ تاریخ کی ترقی، عہد مغلیہ کے مورخین، اس عہد کی مشہور کتابیں، اسلم جیراجپوری کی تاریخ نگاری، ان کی معروف و مشہور تصانیف، تاریخ امت، سیرت عمرو بن عاص، تاریخ نجد، تاریخ القرآن، نکات القرآن پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب چہارم : مولانا اسلم جیراجپوری بحیثیت نقّاد :

اس باب میں تنقید کی ابتداء وارتقاء، اسکی رفتہ رفتہ ترقی، فن تنقید کا آغاز مختلف نقاد اور ان کی خوبیوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اسی پس منظر میں مولانا اسلم جیراجپوری کی تصانیف جو کہ تنقید کے متعلق ہیں ان پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ جسمیں ان کی مشہور تصنیفات حیات حافظ، حیاتِ جامی کے علاوہ علّامہ اقبال اور نظامی گنجوی کی مثنویوں کو خصوصیت کے ساتھ پیش کیا جاسکتا ہے اس باب میں ان کی تنقیدی خوبیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ دنیا ان کے فن اور فنّ نقد سے واقف ہوسکے۔

باب پنجم : مولانا اسلم جیراجپوری بحیثیت شاعر

اس باب میں دورِ جاہلیت کی شاعری بعد اسلام کی شاعری شعر کی حقیقت شعر کی معنویت شعر کے مفہوم کے ساتھ ساتھ شعر کی مختصر تاریخ اور شعر کے بارے میں ارسطو کی رائے اس کی کتاب بوطیقا اور شعر کے متعلق اس کی رائے کے ساتھ

ساتھ عربی شاعری، فارسی شاعری، ان کے ادوار، ہر دور کے مشہور شعراء اور ان شعراء کے متعلق اہلِ قلم کی آراء، اردو شاعری اور زبان کی ارتقاء، اسلم جیر جپوری کی شاعری جن میں فارسی شاعری کے علاوہ ان کے شعری مجموعہ جواہر ملیہ کی تمام نظمیں بھی شامل ہیں اور ان کی شاعری کی خوبیوں اور موضوعِ شاعری پر بحث کی گئی ہے۔

باب ششم : اردو زبان وادب میں اسلم جیراجپوری کا مرتبہ :

اس باب میں اردو زبان وادب کے ارتقاء، اس عہد کے مشہور مصنّفین، شعراء مفکّرین اور معلّمین کے ساتھ ساتھ اسلم جیراجپوری کی شاعری تاریخ نگاری، سیرت نگاری اور فن نقد پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی شخصیت کا دیگر شعراء اور مصنّفین سے آسانی سے موازنہ کیا جا سکے۔

اس مقالہ کی تکمیل کے لئے میں سب سے پہلے اپنے استاد محترم ڈاکٹر شباب الدین صاحب صدرِ شعبۂ اردو شبلی کالج، کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنکی نگرانی میں یہ مقالہ تکمیل کے مرحلہ تک پہنچا۔ انہوں نے مشکلات کے ہر موڑ پر میری حوصلہ افزائی کی اور ایک لائق و فائق رہنما کے مختلف کردار میں میرے ذہن و مزاج کی تعمیر و تربیت کرتے رہے اور تحقیقی موضوع کے انتخاب سے لیکر مقالے کی تکمیل تک انہوں نے میری سرپرستی فرمائی۔

ان کے علاوہ شعبۂ اردو کے ڈاکٹر طاہر صاحب، محمد آصف زہری صاحب کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوں جنہوں نے اس مقالے کی ترتیب میں میری رہنمائی کی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔

اور میں اپنے دادا جناب محفوظ الرحمٰن ہمدمؔ شاہ پوری اور اپنے والد ڈاکٹر شکیل احمد صاحب کی بے پناہ شفقتوں اور علمی رہنمائی کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتی جن کے فیض نے میرے ذوق کو جلا بخشی اور اس مقالہ کی تیاّری میں قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔

میں دارالمصنّفین کے کتب خانہ کے اراکین، ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے لائبریرین اور شبلی کالج لائبریری کے لائبریرین جناب ایاز صاحب کی بھی میں شکر گذار ہوں جن کی مدد سے اس مقالے سے متعلق مطلوبہ اہم مآخذ دستیاب ہو سکے۔

میں جناب ڈاکٹر ریاض محسن صاحب، سہیل احمد (ڈبلو) صاحب کے علاوہ اپنے نانا نانی کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنکے ہاتھ میری کامیابی و کامرانی اور روشن مستقبل کے لئے ہمیشہ دعاؤں میں اٹھے رہتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ میرا روشن مستقبل اور کامیاب زندگی ہی ان کا مقصدِ حیات ہے۔ خدا ان کی دعائیں قبول فرمائے۔

اور آخر میں میں پرنسپل شبلی کالج اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنکی دعاؤں اور نیک خواہشات کے نتیجے میں میرا یہ مقالہ تکمیل کو پہنچا۔

گلریز پروین

گلریز پروین

ریسرچ اسکالر